



حُکْمِ اَعْظَمْ

مرقس کی انجیل خداوند یسوع مسیح کی زندگی، موت، وفاتے جانے اور جی اٹھنے کی خوشخبری کا اعلان کرنے کے لئے لکھی گئی اور اس کی زندگی میں اسکی خدمت کے دوران چیزیں بھی کام و واقعات مسیح خداوند سے منسوب ہیں وہ اس بات کا میں بہوت ہیں کہ وہ خدا کا پاک و پور ترین تھا۔ یسوع اس دنیا میں صرف اس لئے آیا تھا کہ لوگ اس کی زندگی پر ایمان لے آئیں یا اس کو ایک آئندہ میں بھالیں بلکہ اس لئے کہ جب وہ صلیب پر جان دے تو لوگ جانیں کہ کون قربان ہو رہا ہے۔ اگر کوئی گناہ گار شخص صلیب پر اپنی جان دیتا تو ہم آج بھی ابدی الحفظ و مرا کے سایہ تسلی زندگی گزار رہے ہوتے اور اگر کوئی بہت اچھا انسان ہتھی کہ انسانوں میں سب سے اچھا انسان بھی صلیب پر مر جاتا تو بھی ہم بھکی ہوئی بھیڑوں کی مانند بھکر رہے ہوتے۔

پس خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں آیا اور اس نے نشانات، عجائبات و مجزوات سے اور اپنے پاپ کی مرخصی اور شریعت کی کامل تابعداری کر کے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا بینا ہے۔ تا کہ جب وہ صلیب پر جان دے کر موت کے ذمک کا اثر رکھ ل کرتے ہوئے قبر پر فتح پا کر زندہ ہو تو انسانیت جان کے کأس کی قربانی درحقیقت خدا کے بیٹے کی فدوی قربانی ہے تا کہ ساری دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

پھر نکلہ خدا کا بینا تھا اس لئے روی سپاہی و انتظامیہ اسے موت نہیں دے سکتے تھے۔ اسے یہودی مارنے سکتے تھے۔ اسے ہجوم کا شور و بغاوت مردانہ سکتی تھی۔ اگر وہ خدا کا بینا تھا تو پھر یہ سارے مل کر بھی اسے محو تک بھی نہ سکتے تھے۔ وہ تو الفا و او میگا، ابتداؤ انہا،

کا کبھی اختیار ہے ” (یوحنہ 10:18)

اسی میجانے اپنی صلیبی موت کی پیشین گوئی بھی کی اور اسی نے وعدہ بھی کیا کہ وہ تم سے دن مروں میں سے جی اٹھے گا۔ اس کے جی اٹھنے کے بارے کسی شک و ختم کی گنجائش نہ رہی کیونکہ ابدی ہونے کی وجہ سے موت کیلئے ممکن نہ تھا کہ اسے اپنے قبضہ میں رکھ سکتی۔ جی اٹھنے کی اس عظیم سچائی کی روشنی میں ویکھیں کہ (مرقس 15:16) کی خوبصورت آیت کیا کہتی ہے ” اور اس نے ان سے کہا کہ تم دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو ”

اس سے پہلے کہ اس گھری اور خوبصورت آیت کا گھرائی میں مطالعہ کریں میں چاہتا ہوں کہ ہم سب سے پہلے اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ خدا بہت ماہر مرد یا خاتون، بہت تربیت یافتہ یا بہت پڑھنے لکھنے بندے نہیں ڈھونڈ رہا کہ وہ حکم مانیں اور اس ارشادِ عظیم کی فیصل کرے۔ اس آیت کے ہر لفظ پر غور کرنے سے پہلے آئیے اس آیت کے سیاق و سبق پر غور کریں۔

” اور انہوں نے کسی سے کچھ نہ کہا کیونکہ وہ ذریتی تھیں ” (مرقس 8:16) پابل مقدس کہتی ہے کہ ” کیونکہ وہ ذریتی تھیں ” دوسری آیت کہتی ہے ” ماتم کرتے اور روتے گئے ” گیارہویں آیت کہتی ہے ” انہوں نے یقین نہ کیا ” تیرھویں آیت کا آخری جھٹہ کہتا ہے ” انہوں نے ان کا کبھی یقین نہ کیا ” چودھویں آیت کہتی ہے ” پھر وہ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے دکھائی دیا اور اس نے ان کی بے اعتقادی اور سخت ولی پر ان کو طامت کی کیونکہ جنہوں نے اُسکے جی اٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا انہوں نے ان کا یقین نہ کیا تھا۔ ”

حق وزندگی تھا اور اُسکے جان دینے کی صرف ایک ہی صورت تھی کہ وہ اپنی مرثی سے اپنے آپ کو موت کے حوالہ کر دے۔ جب اس نے اپنی روح باپ کو منپی تو اس نے برخاست ہر انسان کے لئے موت کا ذائقہ چھلا۔

” ... تا کہ خدا کے فضل سے وہ ہر ایک آدمی کیلئے موت کا ذائقہ چھکے ”

(عبرانیوں 9:2) ” جس نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا کہ مناسب وقت پر اُسکی گواہی دی جائے ” (1- تیجھیں 6:2) اور یہ سب اس نے اسلئے کیا تا کہ موت کے حصار بندھن کو قوڑ کے اور ہمارے ڈر اور خوف کو دور کر دے ” کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوندیتی یقون میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکتے زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ استقلال کی چیزیں۔ نہ قدرت نہ بلندی نہ پہنچتی نہ کوئی اور مخلوق۔ (رومیوں 38:8-39) اور ہمارے ڈر اور خوف کو دور کر دے۔

” پس جس صورت میں کلڑ کے ٹوٹن اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی اُنکی طرح ان میں شریک ہوا تا کہ موت کے وسیلے سے اسکو جسے موت پر پندرت حاصل تھی یعنی ایسا کو تباہ کر دے۔ اور جو عریب موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار ہے اُنہیں چھڑا لے ” (عبرانیوں 14:15-2)

اُس کا بھی الٹھنا ہماری ابدی نجات و زندگی اور امید کا بیجانا ہے۔ اور اس کا بھی الٹھنا تمام شک و شبہات سے بالاتر ہے۔ چونکہ صلیب پر جان دینے والا خود خدا کا بیٹا تھا اس لئے کسی بھی بات پر شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اسی برہ نجات نے کہا تھا کہ ” میں اپنی جان دیتا ہوں ” اور پھر اس نے کہا ” مجھے اُسکے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے

”دیا جا پکا ہے۔

بشارت کیلئے اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی بہت بڑی روایا ملے یا خواہوں میں بتایا جائے یا یہ کہ خدا ہمیں اپنے چھیدے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں کے ساتھ ملے اور ہمیں خاص مکافہ دے کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم جاؤ کیونکہ مرقس 16:15 میں وہ پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ ”جاو“۔ بہت سے لوگ کچھ اس طرح سے دوسرے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں کہ ”جاؤ“۔ اس کے لئے لوگ کچھ اس طرح سے تعلق رکھتے ہیں ”خدا کا شکر“ ہے اس نے مجھے خوشخبری سنانے کیلئے بچا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کسے اس نے نہیں بچا ہے؟؟ کسے اس نے خدمت کیلئے نہیں بلا یا؟؟ روح القدس دیا ہی اس لئے گیا تھا کہ وہ اہل ایمان کو طاقت بخشنے تاکہ وہ کوئے ہوؤں کو انجیل سا سکیں۔ لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یہ شہل اور تمام یہودی اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہائیں میرے گواہ ہو گے۔“ (اعمال 1:8) اور ہرنجات یافتہ بھائی کو روح القدس دیا گیا ہے۔

”... اور ہم سب کو ایک ہی روح پلا یا گیا۔“ (1۔ کرنٹھیوں 12:13) ”لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ۔۔۔ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔“ (رومیوں 9:8) کچھ لوگ کہیں گے ”میں انجیل سناؤں گا لیکن میں ذرا خوف زدہ ہوں“ کچھ کہتے ہیں ”میں بھی جاؤں گا اور یہ نوع کی گواہی دوں گا لیکن میں تقریر گفتگو میں کمزور ہوں۔ کوئی تیرا کہتا ”میں تو یہ نوع کی منادی کرنا چاہتا ہوں لیکن باکل ایک بہت بڑی اور حصیم کتاب ہے اور مجھے ساری باکل کی سمجھ بوجھ نہیں ہے۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے

سوہہ لوگ جن سے خداوند مرقس 16:15 میں مخاطب ہے یہ وہی لوگ ہیں جو کہ ذرے ہوئے، بے اعتقاد، ماتم اور روئے میں مصروف اور سبھے ہوئے ہیں۔

خدا کے کلام میں پذرھوئیں آئیت میں لکھا ہے کہ ”اس نے اُن سے کہا“۔ خدا اس بات کو لے کر نہیں بیٹھا کہ ”ہم ذرے ہوئے ہیں یا ہمارا ایمان بہت تھوڑا ہے یا کہ ہم ایسا کرنے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتے۔ نہ ہی وہ بڑے تربیت یافتہ یا کامل لوگوں کی خلاش میں ہے بلکہ وہ تو یہ چاہتا کہ ”ہم جو بھی ہیں، جیسے بھی ہیں جہاں بھی ہیں اپنے آپ کو اس کے قابو میں، اس کے اختیار میں دے دیں۔“ وہ تو چاہتا ہے کہ ہم اپنے بدنوں کو ایسی زندہ قربانی کے طور پر پیش کر دیں جو کہ خدا کے حضور مقبول اور پسندیدہ ہو اور یہی ہماری معقول خدمت ہے۔ خدا ہمارے ذر، خوف، تہذیب، غیر معمینی کیفیت اور کمزوریوں کو لے لیتا چاہتا ہے اور جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کر دے۔“ کہ تم تمام ڈنیا میں

ہم ایک بہت عجیب نظریہ سنتے ہیں کہ دھنسنی بننے کے لئے ہمیں بہت تعلیم یافتہ ہوتا چاہیے۔ عالمہ المؤمن اور مذہبی خدمت کرنے والے طبقہ کے درمیان ایک بڑا خلاف ہونے کی وجہ سے یہ سوچ ترقی پاتی جا رہی ہے کہ مبشر بننے کے لئے، بہت زیادہ تعلیم وغیرہ کی ضرورت ہے۔ یا یہ کہ ہمیں مبشرانہ خدمت کرنے کے لئے کسی مجرمانہ بلاہٹ کی ضرورت نہ ہے۔ میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں کہ کوئی یہ کہنے کی بجائے ”خدا کا نام مبارک ہو اس نے مجھے خدمت کے لئے بلا یا“، کوئی یہ کیوں نہیں کہتا ”خدا مبارک ہو۔

اس نے مجھے بلا یا اور کہا کہ تمہیں بشارت کے لئے نہیں جانا ہے۔“ بشارت کیلئے بلاعے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو پہلے ہی بھیجا چاکا ہے۔ ہمیں تو پہلے ہی ”حکمِ اعظم

سے ہے ”جاو“ ہدایت کچھ یوں ہے کہ ”جاو“ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ عمل کا نام ہے، خواہش کا نام ہے، پر دلگی کی بات ہے، ایک کوشش کا ذکر ہے۔ مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ میں اپنے آرام و سکون، ذاتی منصوبوں اور اپنی ہمتی کو خانوzi درجہ دینے ہوئے یوسع کے لئے نیکل پڑوں۔

ہم کہتے ہیں ”میں بھیں ٹھیک ہوں، یہیں اچھا ہے کہ میں چرچ جاتا ہوں، چندہ دیتا ہوں اور میں نے چندہ بڑی عادات ترک کر دی ہیں سو میں چہاں ہوں وہیں پر بہتر ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں نجات یافتہ ہوں اور میں آسمان کا وارث ہوں۔ لیکن یوسع نے آرام سے پیٹھ جانے کے لئے نہیں کہا بلکہ اس کا فرمان ہے کہ ”جاو“ چرچ کی کرسیوں پر ہی صرف بیٹھ جانے کے لئے نہیں کہا بلکہ ”جاو“ یوسع نے نہیں کہا کہ چرچ تک مدد و رہو بلکہ فرمایا ”جاو“

میں کبھی کہیں کھڑے ہو کر یا چند لوگوں میں انجیل سناتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں۔ ”بند کرو“ جاؤ گرجے میں جا کر سناؤ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے تو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب کبھی کسی کے دروازے پر دستک دیتا ہوں تو جواب ملتا ہے کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یوسع نے کہا کہ ”جاو“ آپ جب کام کرنے کے دوران اپنی آواز بلند کرتے ہیں یا بازار میں انجیل کتاب پیچے دینے کی کوشش کرتے ہیں تو لوگ برہم ہو جاتے ہیں۔ لوگ اس عمل کو پسند نہیں کرتے آپ انھیں وہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں وہ ستانیں چاہتے۔ لیکن ہمارا مقصد انھیں تکلیف پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ ہم تو پیچ کے حکم کے مطابق ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں ہمیں ان کے پاس جانا ہے۔ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کھوئے ہوئے دوزخ کی طرف گامزن ہیں وہ گناہ اور بے

کلام سنانا شروع کیا وہ شاید ساری بائبل کو صحیح نہ تھے بلکہ یوں کہنا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ ان کے پاس تو اس وقت نے عہد نامہ کی ایک آیت بھی نہ تھی بلکہ پیغمبر کیست کے تحریک کے بعد ان کے پاس صرف ایک تابعدار اور خدمت گزار دل تھا انجیل سنانے کیلئے۔ خدا اس وقت بہت ہی تعلیم یافتہ یا تربیت یافتہ یا فلسفی لوگوں کی تلاش میں نہیں ہے۔ خدا ”نجات کی راہ“ دکھانے کے لئے کمال لوگوں کی راہ نہیں دیکھ رہا ہے۔ اب وہ دوبارہ آسمان سے نجات دہنہ کو نہیں بھیج رہا ہے۔ وہ تخت آسمانی سے فرشتوں کے لئکر نہیں بھیج رہا ہے۔ وہ اب عامم محت کرنے والے، دیانت دار بھائیوں بہنوں، بوجوانوں غرض کہ ہر طبقہ زندگی سے لوگوں کو لے رہا ہے کہ وہ جائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ یوسع گنگہاروں کے لئے موک، فتن ہو اور تیسرے روزمردیوں میں سے جی آئھا۔

لیکن ہم کیا کرتے ہیں! ہم اپنی زندگی کے دن یہ سوچتے ہوئے گزار دیتے ہیں کہ ہم کیا ہیں؟ اور ہم کیا نہیں ہیں؟ لیکن نہیں یہ کرنے کی بجائے یوسع کو سکتے ہوئے اُسکی لامحدود محبت پر غور کرتے ہوئے اُسکی طاقت اور قربانی کی علیحدگی پر یوسع اور اس کے نام کی خاطر انجیل کے لئے لکھتا ہے۔ چند روئیں آیت کہتی ہے ”اور اس نے کہا“ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ الفاظ بولنے والا کون ہے؟ کوئی کسی کو مشورہ نہیں دے رہا ہے کہ آپ یوسع کی منادی کریں، کسی کے دوست، پیارے یا چاہئے والے اس سے نہیں کہہ رہے کہ انجیل بھیلاڈ بلکہ یوسع سچ از خود جس نے انھیں اپنے خون سے خریدا ہے اُن سے مٹاہب ہے وہ اُن کی رائے نہیں لے رہا ہے بلکہ ایک حکم جاری کر رہا ہے، وہ انھیں بڑے واضح الفاظ میں حکم دے رہا ہے۔

اس نے اُن سے کہا ”جاو“ He said unto them ”Go“ حکم کچھ اس طرح

نجات پا کر جنت کے شہری ہیں؟ اُردو کی بائبل میں "ye" کا ترجمہ "تم" کیا گیا ہے۔ جس سے مراد ہر شخص ہے اور "ساری دُنیا" ہماری کام کرنے کی جگہ ہے۔ بہت سے جب ہمت بکا کر جب کسی سے ٹھنڈو کرتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ اُسے چرچ آنے یا کسی بشارتی عبادت میں آنے کی دعوت ہی دے پاتے ہیں۔ یہ بھی اچھی کاوش ہے۔ لیکن یہوں کی متوقع خواہش سے کم ہے۔ اس نے ہمیں صرف غیر نجات یافتہ اور بے ایمان لوگوں کو چرچ کی نعمارت میں لانے کیلئے نہیں کہا۔ چرچ خدا کے لوگوں کی رفاقت و میل ملاپ کی جگہ ہے۔ یہ وہ ہجکہ ہے جہاں خدا کے مقدسین اُس کی حمد و شاکرنے کیلئے، خدا کا کام سننے کیلئے اور ایک دوسرے کی ہمت افزائی کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یقیناً میں بے ایمان اور غیر نجات یافتہ لوگوں کو بشارتی عبادت میں لانے کے خلاف نہیں ہوں یعنی بات بائبل کے میں مطابق نہیں ہے۔ خداوند نے یہ نہیں کہا کہ دُنیا کو گرجا گھروں کے اندر لے آؤ بلکہ کہا کہ تم جاؤ اور دُنیا کو میرے لئے جیتو۔ دُنیا کو نجات کی خبر دو اور پھر ان نجات یافتہ کو عبادت، پرستش، حمد و شاکر، کلام و رفاقت کیلئے گرجا گھروں میں لانا ہے۔ آئیے اپنے سارے نفسی و جسمانی تھببات کو بالائے طاق رکھیں اور گورا کالے کو بتائے کہ یہوں تھبڑے گناہ کیلئے مُوا۔ اور اسی طرح کالا غیر نجات یافتہ، دُنیا داری اور مادہ پرستی میں بھنسن ہوئے گورے لوگوں کو نجات کی خبر دے۔ آئیے اپنی مفتروری اور انکا کو اس پشت ڈالتے ہوئے اپنے غریب ہمسایوں اور پڑھیوں تک پہنچیں اور انھیں نجات کی خوشخبری دیں کہ یہوں ہم سب کے گناہوں کیلئے مُوا۔ آئیے اپنی زندگی کے آرام وہ دائرہوں میں سے نکلیں۔ ایسے نوجوانوں تک پہنچیں جو جسم پر مختلف تصویریں گھدوائے اپنے چہروں کو عجیب و غریب رنگوں سے رنگے آوارگی اور مادہ پرستی کی بھیت پڑھے ہوئے ہیں۔ اور ان

ایمانی کی اپنی بھسلنی سڑک پر رواں دواں ہیں جو آگ کی جھیل کی طرف جاتی ہے۔ ہم اس بات کے انتظار میں نہیں رہ سکتے ہیں کہ وہ ہماری طرف آئیں بلکہ ہمیں جاتا ہے۔ آئیے اب ذرا انگریزی آیت کے دوسرے لفظ پر غور کرتے ہیں۔ یہوں نے فرمایا "Go ye" "تم جاؤ۔ مجھے یہ فقرہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اگر آپ رینگ جہود و رُؤں کی انگش سے دافن نہیں ہیں تو غور سے دیکھیں اس پرانی انگش میں "تم" کے حوالے سے واحد اور جمع ضمیر میں واضح فرق موجود ہے جبکہ جدید انگریزی اس خوبصورتی سے محروم ہے۔ انگریزی کے الفاظ Thee,Thy,Thou,Thine ایسے الفاظ سارے "A" سے شروع ہوتے ہیں۔ اور یہ سارے صینہ واحد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جب ان میں سے کوئی لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو کسی واحد شخص سے بات ہو رہی ہے یا کسی واحد شخص کی بات ہو رہی ہے۔ اور اگر ہم لفظ کے شروع میں "la" کا لفظ دیکھیں یعنی ye,you,your تو یہ "جع" یعنی ایک سے زیادہ اشخاص کی بات ہے اور یہ مظہر ماذر ان انگریزی میں موجود نہیں ہے۔

اس نے جب یہوں نے کہا "جاؤ" تو جاؤ کے ساتھ لفظ Thou نہیں ہے۔ اگر لفظ Thou ہوتا تو شاید ہم یہ تصور کر لیتے کہ کسی ایک شخص کو مجھا جا رہا ہے۔ لیکن جب اس نے جاؤ کے ساتھ لفظ "Ye" لگا دیا ہے یعنی "Go ye" کہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حکم ہر کسی کیلئے ہے۔ یہوں کا یہ حکم ہر مومن، ہر شاگرد، ہر پرداز، ہر نجات یافتہ اور تی پیدائش کا تجربہ کر لینے والے بیٹے و بیٹی اور خون خریدے شخص کے لئے ہے۔ اس میں آپ اور میں دونوں شامل ہیں۔

کیا آپ یہوں کے ہیں؟ کیا یہوں آپ کے اندر رکونت کرتا ہے؟ کیا آپ فضل سے

یہوں اُس کیلئے اس دنیا میں جائیں گے تو اس بات کے موافق بہت زیادہ ہیں کہ ہمارے پچھے صاف سفری زندگی گزاریں گے کیونکہ وہ دنیاوی نظام کو دشمن تصور کرتے ہوئے یہوں کیلئے کام کرنے کیلئے لٹکیں گے۔ یہوں اُس کے نے حکم دیا ”ساری دنیا میں جاؤ۔۔۔“ لیکن یوں بھی مرقوم ہے کہ ”ندیا سے محبت رکھونے اُن چیزوں سے جو دنیا میں ہیں۔ جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ دنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شجني وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے۔“ (۱- یو ۲: ۱۵- ۱۶) لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس دنیا میں انجیل کی خاطر جائیں گے تو جس نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس نے ہمیں سمجھا ہے، جو ہمارے اندر رہتا ہے وہ ہی ہماری خاتمت کرے گا اور تمام برائیوں اور بدیوں سے ڈر و گھوظار کے گا۔ دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ دنیا میں باہر لٹکیں عورتوں کو دیکھنے کیلئے۔ دنیا داری میں معروف ہجوم کا حصہ بن جانے کیلئے تو پھر بہتر ہے کہ ہم گھری میں رہیں۔ لیکن اگر آپ یہوں کی محبت اپنے ہوں میں نے ہوئے عورتوں اور مردوں کی مجات کیلئے دعا کر کے لکھتے ہیں تو دنیا کی کسی قسم کی آزمائش بھی ہمیں ہمارے کام سے روک نہ سکے گی۔ نہ ہی ہمیں افريقيہ کے جادوگروں یا جادوئی رسماں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم صرف اور صرف یہوں اُس کی انجیل سنانے کے لئے لکھتے ہیں تو ہم کبھی ان کے جادو نوئے اور لعنتوں کا خلاصہ ہو گے۔ خدا کے کلام میں لکھا ہے۔۔۔ بے سب لعنت بے مخلن ہے۔“ (امثال ۲: ۲۶)

میں آپ کو ہاتا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اس دنیا میں یہوں کیلئے جاتے ہیں انسانوں کی روحیں کو یہوں کے لئے چیختے جاتے ہیں، صرف اور صرف یہوں کی انجیل کی خبر دینے کیلئے جاتے

نوجوانوں کو بتائیں کہ یہوں ان سے کتنا پیار کرتا ہے۔ یہوں کی لاحمد و محبت کی کہانی اُنھیں سنا کیں۔ یہوں نے یہ کہی نہیں کہا کہ ہم لوگوں کی درجہ بندی یا گروپ بندی وغیرہ کریں اور یہ دیکھیں کہ کون ایچھے ہیں۔ کون امیر ہیں۔ کون سیاسی و سماجی طور پر اڑو رسوخ رکھتے ہیں بلکہ اس نے کہا ساری دنیا میں جاؤ۔ پھر کس کو انجیل سننے کی ضرورت نہیں ہے۔؟ وہی لوگ جن کے بارے بعض اوقات ہم سوچ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری بات سن لیں گے۔ وہ انجیل کیلئے اچھارِ عمل نہیں دکھاتے ہیں اور بعض اوقات وہ لوگ جن کے بارے میں ہم اچھی توقع نہیں رکھتے وہ انجیل کے پیغام کو خوشی سے قول کر لیتے ہیں۔ خدا نے اس دنیا کے غریبوں کو ہی ایمان کی مضمونی دے رکھی ہے۔ ویکھیں اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق ہمیں نہیں دیا گیا ہے کہ کس کو انجیل سنانی ہے اور کس نو نہیں سنانی ہے بلکہ یہوں نے کہا ”ساری دنیا“، آج بہت ضرورت ہے کہ کوئی بطور مشتری شانی کو ریا جائے، پاکستان جائے، مالکشی جائے، آسٹریلیا جائے اور ان لوگوں کو بتائے کہ یہوں اُس کے گناہوں کیلئے مٹوا، دفن ہوا اور شیرے دن ترددوں میں سے جی اُنھوں۔ ہر کھوئے ہوئے شخص کو ”جانے“ اور ہر جنات یا نہ صحتی کو ”جانے“ کی ضرورت ہے۔ اب میں ماں کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی حوصلہ شنی نہیں کروں گا۔ لیکن حکمِ عظم کی انجیل قیصل کیلئے آپ کو خداوند خدا پر، بہت زیادہ بھروسہ کرنا پڑے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ گھروں کی درودیوار کے باہر کیا ہے؟ شیطان اور شیطانیت کا راجح اذرا غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے گرجا گھروں کی عمارتوں سے برائی کے اڈے کچھ زیادہ ذریعہ ہیں۔ فرش اور پچھڑم کا ادب اور پرستگاری سے بھر پور فلامین آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ انتہیت کی مدد سے پوری دنیا سے فرش اور جنسی بد اخلاقی پرمنی مواد دیکھا اور کٹھا کیا جا سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ دنیا ایک خطرناک جگہ ہے لیکن اگر ہم

عیب تھا اور نوح خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ (پیدائش 9:6) لیکن اس نے بھی منادی کی۔ ”دنیا پر طوفان بھیج کر استبازی کے منادی کرنے والے نوح کو معن اور سات آدمیوں کے بجا لیا۔“ ۲- پطرس 2:5 موسیٰ نے فرعون کو نہ صرف یہ دکھلایا کہ وہ کسے مانتا ہے اور کس پر بھروسہ رکھتا ہے۔ بلکہ اس نے اس سے کلام بھی کیا۔ حزیر آگے چلتے جائیں تو سیمویں دا، دا، دی سمعیا، یرمیا، دافی ایل، هرقی ایل، ہوشی، یویش، عاموس، یوفنا، اور یکاہ سب کے سب خداوند خدا کے ساتھ چلتے رہے اور یہی ان کا فقط اختتام نہ تھا بلکہ ان سب نے اپنا منہ کھولا اور خدا کا کلام سنایا۔ صرف اپنی ”ترنزندگی سے ہی بشارت“ کا نظر یہ بنیادی طور پر بالعملی نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کا نظریہ ہے جو اپنے خوف اور غرور کو خداوند کے پر دنبیں کرنا چاہتے ہیں۔ خداوند نے ہمیں بتانے کا منادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ لوگ سوچتے ہی نہ رہ جائیں کہ آپ اچھے ہیں تو کیوں اچھے ہیں؟ بتائیں کہ آپ کیوں اچھے ہیں؟؟ اگر ہم اپنی زبان سے مرے الفاظ نہیں نکالتے ہیں تو بتائیں کہ کیوں نہیں نکالتے ہیں! آپ دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر دوسروں کی برائیاں کرنے اور پھرخی کھانے سے کیوں پر بھیز کرتے ہیں۔ انھیں بتائیں کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ انھیں بتائیں کہ چونکہ میں خدا کے بڑے خداوند کیوں اسکے خون سے ڈھل چکا ہوں۔ میں نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہوں۔ مجھے ہمیشہ کی زندگی کا لیکن ہے اور آپ کو بھی یہوں اسکے کو جانے کی ضرورت ہے یہوں نے کہا ”ساری دُنیا میں جا کر..... کیا کریں.....“ منادی کرو۔“ یعنی اپنا منہ کھولیں اور لوگوں کو خوبخبری دیں۔ اور خوبخبری یہ ہے کہ یہوں ان کے گناہوں کے لئے موا، فن کیا گیا اور تیرے روزمرہوں میں سے جی آٹھا۔ اور اگر ہم انھیں نہیں بتائیں گے تو وہ نہ جان سکتے گے۔ بہت سے لوگ جو آج

ہیں تو پھر ہمیں دُنیا سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ دُنیا ہمیں جاہ کر سکتی ہے، ہم پر ظلم کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ ہماری زندگی لے سکتی ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی ہمیں اپنا حصہ نہ ہاگے گی۔ باطل کہتی ہے ”ساری دُنیا میں جا کر.....منادی کرو۔“ بہت سے مسکی جدید یہت ورثش خیالی کی لہر سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ میں کام اور طرز زندگی سے لوگوں کو دکھانا چاہتا ہوں اور اس سے لوگ جانیں گے کہ ہم فرق لوگ ہیں۔ یہ واقعی ایک اچھی اور خوبصورت بات ہے لیکن ہمیں انھیں ضرور بتانا ہے کہ یہ فرق کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اس کی بیانیکا ہے؟ ہمیں واقعی اچھی و صاف زندگی گزارنی چاہیے۔ ہماری زندگی کو واقعی اس پیغام کے شایان شان ہونا چاہیے۔ جس کی ہم منادی کرتے ہیں۔ ہمارا اچھا منہم ہے ہماری منادی پر ایک تصدیقی مہر تو ہاہر ہونا چاہیے لیکن مقابل نہیں۔ کوئی فکر یا عمل منادی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ گواہی دے رہے ہیں اور آپ کی گواہی یہوں کی نجیل نئے بغیر ہے تو پھر یہ بات خدا کے کلام کے میں مطابق نہیں ہے۔ نئے عہد نامہ میں حیاء و ارباس پہننے، اپنے ظاہری و باطنی گناہ کو دور کرنے، دوسروں کے ساتھ مہربانی و حلم سے پیش آنے، ایک اچھا ہمسایہ بننے جیسے تمام احکامات دیے گئے ہیں۔ لیکن ان ساری ہاتوں کو کبھی بھی حکمِ عظیم کے مقابل کے طور پر پیش نہیں کیا گیا ہے۔ حکوم خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ (پیدائش 24:5) لیکن وہ استبازی کی منادی بھی کرتا تھا۔“ ۔۔۔ حنک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا یہ پیشینگوئی کی تھی کہ دیکھو۔ خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ رہ آیا۔“ (یہودا 14:1) نوح اپنی ساری عرائیک راستباز تھا۔ ”نوح مر در استباز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے

ذمداری ہے کہ دنیا میں ہم اکبیں بھی ہوں جو بھی نہیں ملے ہم اسے انجیل کی خوشخبری دے سکیں۔ دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جن سے آپ شاید روزانہ ملتے ہوں اور میں شاید زندگی بھرا خیں نہ کچھ کوں۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ جو آپ کے لئے روزانہ کھول دیتے ہیں میرے ساتھ ان کے تعلقات نہ ہوں۔

جس کے روز ہم لوگ گروپ کی صورت میں بشارتی کتاب پیچے تقسیم کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ ایک کونے میں نوجوان لوگ کھڑے ہو کر Tract تقسیم کرتے ہیں اور دوسرے کونے میں بہنیں کھڑی ہو کر ہر آنے جانے والے کو تباچے پیش کرتی ہیں۔ ایک گلزار میں چند نوجوان عام سے کپڑے پینچے کھڑے ہوتے ہیں۔ آخری کونے میں چند کاروباری لوگ شرث اور نائی لگائے Tract تقسیم کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ جو سکتا ہے کسی شرث اور نائی پینچے والے شخص سے لینے سے انکار کر دیتے ہیں اور دوسرے کونے میں پینچ کر نوجوانوں سے بخوشی لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ یوں کی خوشخبری آدمیوں سے سننے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہنون سے سُن لیتے ہیں۔ ہر مسیحی بشارت کے کام میں اپنا حصہ بپتھر طور پر رکھتا ہے۔

آئیے آیت پر زراعت یہ غور کرتے ہیں یہ یوں کہتا ہے ”تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کر دو۔“ ہمیں اس حکم سے چھٹے رہتا ہے۔ اپنے راستے سے ہٹانا نہیں ہے۔ جب ہم لوگوں تک پہنچیں گے تو بہت سے لوگ انجیل کی بات چھوڑ کر مختلف مشنوں اور مختلف فنریزی کے متعلق گفتگو شروع کر دیں گے۔ بہت سے لوگ مختلف مذاہب کو زیر بحث لے آئیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ خداوند نے ہمیں صرف اور صرف انجیل کی منادی کا حکم دیا ہے۔ ”میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جب چھوٹے پیچے مر جاتے ہیں

ایمان اروں کی جماعتوں میں ہیں اور نجات پاچکے ہیں۔ ایسے تھے کہ کسی نہ کسی نے اپنا منہ کھولا اور انھیں بتایا کہ نجات صرف اور صرف یہ یوں اسی میں ہے اور انھوں نے توہہ کی اور یہ یوں اسی کو اپنا شخصی نجات دھنہ قبول کیا اور اگر کوئی انھیں شہادتا تو وہ دوزخ کے راستے پر مجوہ فر ہوتے۔

ہماری دنیا بہت سے قابلی عزت، نعمتی اور اچھے لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ وہ پوری کوشش اور جدوجہد سے نیک اور رفاقتی کاموں میں صرف ہیں۔ لیکن اگر ہم نے انھیں انجیل کی خوشخبری نہ دی تو یقیناً وہ لوگ آگ کی جیبل میں ڈال دیے جائیں گے۔ بہت سے ہیں جو گرجا گھروں میں بھی باقاعدگی سے جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے تو اپنی زندگیاں رفاقتی اور سماجی کاموں کے لئے وقف کر کی ہیں لیکن وہ سب کھوئے ہیں۔ اور وہ صرف تب ہی جان سکتے ہیں کہ نجات کاموں یعنی راستہ بازی میں نہیں ہے بلکہ کہیں اور ہے۔ جب کوئی نجات یافتہ شخص اپنا منہ کھول کر انھیں حق اور انجیل سنائے گا۔ صرف یہی ایک راستہ ہے۔ باقی کہتی ہے۔ ”ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے۔ پرانگی انتہا میں موت کی راہیں ہیں۔“ (اثمال 12:14)

اس کا مطلب ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی ہمسایگی میں لوگ یہ خیال کر رہے ہوں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جن کے ساتھ آپ کام کرتے ہیں سوچ رہے ہوں کہ سیدھی راہ پر ہیں۔ ہو سکتا کہ آپ کے عزیز داتا رب اور دوست احباب یہ خیال کرتے ہوں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ لیکن ہمیں اپنا منہ کھولنا ہے اور انھیں بڑا نجات کے بارے بتانا ہے۔ یہ یوں نے کہا ”جاوے ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔“ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ یوں نے کیوں کہا ”ساری دنیا میں“ ”تمام خلق کے سامنے“ یہ سب کی

کہہ دیتے ہیں۔ یا پھر لوگوں کو احتمانہ اور گستاخانہ کرتوں سے باز آنے کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن دوست! ہم دنیا کے اخلاقی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کے لئے تو نہیں آئے ہیں۔ انجیل سے نا آشنا لوگ دنیا کی اور جسمانی طرز زندگی کے خوبیاں ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو تبدیل کرنے کے لئے کیوں وقت ضائع کریں بلکہ انھیں اس انداز زندگی سے لٹکنے کا راستہ دکھائیں۔ جب تک کوئی شخص تاریکی سے بُکل کر روشی میں داخل نہیں ہو جاتا ہم اس سے روشی کے کام کی تو قع نہیں کر سکتے۔

حتیٰ کہ نجات یافتہ اور مقدسین بھی بعض اوقات اپنی اصلی اور ضروری ذمہ داری سے ہٹ کر دوسرا سرگرمیوں میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بہت سارے سیاسی و ملکی حالات و واقعات پر گنتگو میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر عکس چھینی کرتے ہیں۔ اس نے ہمیں انجیل سننے کا حکم دیا ہے۔ اس نے ہمیں سیاسی اصلاحات کے لئے کوشش کرنے کے لئے تو نہیں کہا بلکہ انجیل کی منادی کا حکم دیا ہے۔ بہت سے نجات یافتہ لوگ خداوند کے اس حکمِ عظیم کی بجا آوری سے فرارِ حمل کرنے کیلئے یہ کہتے ہیں کہ گواہی دینے کیلئے میرے پاس باکل کا زیادہ علم نہیں ہے۔ لیکن یہ خدا ربے بنیاد ہے۔ خداوند نے ہمیں سارے سوالوں کے جواب دینے، بحث و مباحثے چیتے، ہر اعتراض کو خاموش کر دادینے کیلئے نہیں کہا بلکہ نجات کے اس سادہ سے پروگرام کے متعلق ہتا نے کیلئے کہا ہے۔ اگر آپ نجات یافتہ ہیں تو آپ کر سکتے ہیں اس کے لئے بڑی بڑی شفایہ و بشارتی عبادات کرنا بھی۔ بہت ضروری نہیں ہے بلکہ جب بھی جہاں بھی موقع ملے ہمیں انجیل سنانے کے لئے مستعد اور ہوشیار رہنا ہے۔

اعمال کی کتاب میں رسولِ عظیم پاؤں کے شین و عنقلم بند ہیں۔ اور ہر ععظ میں وہ یہ بات

تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟؟ ہم اس سوال کے لئے فی الحال ان کے پاس نہیں گئے ہیں۔ ”جب آپ نجات پالیں گے تو پھر میں آپ کو بائل سے تاؤں گا کہ ان کے ساتھ کیا ہو گا لیکن فی الحال تو یہ سوچنا ہے کہ آپ کے ساتھ کیا ہو گا جب آپ اس دنیا سے چل جائیں گے۔“ جب آپ قید خانوں میں جاتے ہیں اور ان لوگوں کو یہ کسے بارے بتاتے ہیں جنہوں نے کسی کا خون کیا ہوتا ہے کسی لوگوں کا شانہ بنا چکے ہوتے ہیں۔ چوری اور ڈاک روزنی کی وارداتوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ تو کوئی شکوئی فواریا پوچھ لے گا۔ ”اگر خدا تعالیٰ چاہے تو پھر وہ دنیا سے بُنگ و جدل کیوں بند نہیں کروادی؟؟“

لیکن یاد رکھیں کہ جب بھی دروازوں پر دنک دیتے ہیں، جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ گلبیوں یا گھروں میں یا کہیں بھی جب بھی انجیل سنانے کی بات شروع کریں گے تو لوگ سورج کے نیچے پائی جانے والی ہر چیز پر بات کریں گے مساۓ انجیل کے۔ لیکن ہمیں اپنے موضوع یعنی انجیل کی منادی سے نہیں پڑتا ہے۔

کسی نہ کسی طریقہ سے انجیل لوگوں تک پہنچانی ہے۔ اگر ایک آدمی کھویا ہوا ہے اور دوزخ کے راستہ پر تیزی سے محسوس ہے تو اس کے لئے یہ جانا ضروری نہیں ہے کہ s's UFO کیا ہیں اور یہ کہاں سے آتے ہیں؟ اسی طرح اگر آدمی کھویا ہوا بھکا ہوا ہے تو یہ بات کوئی ہم نہیں ہے کہ وہ کون ہے؟ لمحیٰ لوقرن ہے، کیتوں ہے، میتوں ہے یا کون ہے؟

نوجوان لوگ جب پیوں کو بول کر لیتے ہیں تو وہ انجیل کے جذبے سے سرشار ہو کر خدا کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعی ایک قابلیٰ تھیں قدم ہے۔ سو وہ ہمارے ساتھ باہر بُکل کر لوگوں کو کلام سنانا چاہتے ہیں لیکن جوں ہی وہ کسی نوجوان لڑکی کو بیوہ ہو یا لمحانے والا لباس پہننے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ اسے جھٹکتے ہوئے اس اندازِ زیبائی کو تبدیل کرنے کا

ہم کیوں اس دنیا کے جھوم سے ڈریں؟ ہم کیوں اس دنیا سے پریشان و رنجیدہ ہوں؟ اگر وہ شیطان کے لئے زندہ رہنے سے نہیں شرماتے تو ہم کیوں پیوں کے لئے زندہ رہنے سے شرمائیں۔ باطل کہتی ہے ”تم دنیا میں جا کر ”ساری خلق“ ”Every Creature“ ساری خلق سے مراد ہر کوئی ہر شخص ہے۔ یہ پیغام ہر سننے والے کیلئے ذاتی اور شخصی طور پر ہے۔ ”محترم پیوں آپ کے گناہوں کے لئے مُوا“ محترمہ پیوں اسکے آپ کی خطا میں انھالیں۔ پیوں سچ آپ کے گناہوں کی سزا انھانے کیلئے کلوری کی صلیب پر مُوا۔ تاکہ تم نجات پا سکو اور اس کے خون میں ڈھلن کر آسمان تک جانچ سکو۔ یہ پیغام ہر فرد کیلئے ہے اور ہر انسان کو انفرادی اور شخصی طور پر اس پر ایمان لانا ہے۔ اور ہم ہر شخص تک فردا یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں۔ باطل ساری خلق کے سامنے انھیں کی منادی کی بات کرتی ہے۔ کیا یہ کام ختم ہو چکا ہے؟ کیا اس حکم کی قیمت کی جا رہی ہے؟ پیوں اسکے تمام گناہ گاروں کیلئے قربان ہوا۔ پیوں ان لوگوں کے لئے بھی مُوا، جن کے ساتھ ہم اپنے میٹے یا یعنی کی شادی کریں گے۔ ان لوگوں کیلئے بھی مُوا، جن کے ساتھ ہم کوئی مراسم نہیں رکھتے ہیں۔ آپ کے ہمایوں کیلئے بھی صلیب پر چڑھاں لوگوں کے لئے بھی اس نے صلیبی موت گوارا کی جبکہ ساتھ ہم رفتا کار رہتے ہوئے اپنی زندگی کا ایک لمبا حصہ گزارتے ہیں۔ یوں اسکے نے ہر انسان کے لئے موت کا ذائقہ چکھا۔ اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم ہر شخص تک بلا انتیاز نسل عقیدہ، نہ بہ یا قومیت و شہریت انھیں کا پیغام پہنچائیں۔ ہمیں یوں کے بے منصب گواہ بنانا ہے۔ حکمِ اعظم کی قیمت ممکن ہے۔ اگرچہ کلیسا کے ابتدائی کے دنوں میں دنیا کی آبادی اتنی سچی تھی اب ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ان دنوں میں پیوں کے اتنے بیرون کا رہنے تھے جتنے کاب ہیں۔ اس بات کو زہن میں رکھنے ہوئے آئے

ہتاتا ہے کہ پیوں اسے ملا۔ پیوں نے اسے نجات دی اور پیوں اسکے نے اسے فرقہ وظیم کر دیا اور ہر کوئی نجات یافتہ نہ کافر زندگی کیا کر سکتا ہے۔ ایک اور غذر جو لوگ پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس کام میں پچھڑ رہے جو اس کو خود اونٹ پیوں کے پرداز کرنے کی بجائے اس ڈر میں پڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اس ڈر کو بنیاد بنا کر ساری عمر کی کے ساتھ انھیں کوئی نہیں باقیتے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ بھٹکے ہوئے اور غیر نجات یافتہ لوگ پر اعتماد سمجھی سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ میں باطل دیکھ کر جھب جاتے ہیں تاکہ انھیں کلام کا سامنا کرنے پڑے حالانکہ آپ نے ہاتھ میں کوئی بیم ایشین گن نہیں پکڑی ہوتی۔ نہ ہی یہ خوف زدہ کرنے والا کوئی گرچھ یا سانپ ہے بلکہ صرف ایک کتاب ہے جسے باطل کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اسے پڑھنا پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔

جب میں نے نجات پائی تو میں نے اپنے کو کچھ پیوں کے دینے کی کوشش کی۔ میں نے مسیحیوں کی اس بات میں حوصلہ افزائی کی کہ ہمیں بھی دنیا پر وہ اشتیاد باؤذ النا ہے۔ کیوں کہ اگر دنیا ہم پر اتنا اشتیاد باؤذ ذاتی ہے تو ہمیں بھی ایسا کرنا ہے۔ ہم کیوں نہ کلوری کی اونچائی و عظیت کو بنیاد بنا کر دیا پر وہ اذالیں۔ ہم کیوں نہ ساری دنیا میں جائیں اور انھیں کی اشاعت اور تثبیت کریں۔ وہ دنیا میں گناہ اور خلافت کا ریوں کو پھیلانے کیلئے کام کرتے ہیں۔ وہ ہماری موجودگی میں بھی خدا کے نام کی عکیفی و گستاخی کرنے سے زندگی کر رہا ہے۔ تو پھر ہم کیوں ان کی موجودگی میں مدد اور نکاذر کرنے سے ڈریں۔ وہ ہمارے سامنے جب لغو اور بے ہودہ کہانی سنانے سے نہیں ڈرتے تو ہم کیوں نہ ان کے سامنے پیوں سچ کی خوبصورت ولازوال کہانی سنائیں۔ کیوں؟ آخر کیوں نہ ہم ایسا کریں؟

تو معاملہ کچھ یا ہی نظر آتا ہے۔ لیکن چھپے باب میں وہ ٹکا بیتیں کرنے لگے کہ کون زیادہ تجوہ کامرز بن جاتا ہے۔ اور اس کے بعد ہم تمیں ہزار یا دو ہزار لوگوں کا یک وقت ایمان لانے کے واقعات نہیں پڑھتے ہیں۔ اسی دن سے شیطان نے گلیساں کو راستے سے ہٹا شروع کر دیا تھا تاکہ ہماری تجھے اس ضروری پیغام سے ہٹی رہے اور ہم بحث و مباحثے اور اڑائی بھگڑوں اور سیاست میں اٹھئر ہیں۔ آئیے ذرا پہلے کلتے کیفیر داں جائیں اگر وہ چھ ہزار نجات یافتہ لوگ اگلے ایک سال کے دوران ایک ایک زوج کو یہ نوع کے لئے جیتنے تو دوساروں کے بعد نجات یافتہ صحی لوگوں کی تعداد دنیا میں 12,000 ہو جاتی اور ایک سال کے بعد تعداد چھ ہزار تک جا پہنچتی۔ اگر عبید پیشگست کے واقعے سے لے کر ہر سال ایک شخص کسی ایک شخص کو یہ نوع اسح کے پاس لے آتا اور یہ سلسلہ جاری رہتا تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا تینجے رکھتا؟ پوری دنیا کی آبادی انتیس سالوں کے اندر اندر سمجھتے قبول کر لیکے۔

یعنی تین دہائیوں سے بھی کم عرصہ کے دوران اس دنیا کا ہر شخص یہ نوع الحجج کو جان لیتا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ بہت سے نجات یافتہ صحیح ایسے بھی ہیں جو ساری عمر کی ایک شخص کو بھی یہ نوع کے پاس نہیں لاتے۔ اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ساری عمر بھی بشارت کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ لیکن یاد رکھیں یہ نوع الحجج عالمین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ کیا آپ جائیں گے؟ آپ انجیل سنانے کیلئے تھیں گے؟

کپا آپ خداوند یوسع الحس کی نجات بخش انجیل سنانے آئھیں گے ۹۹۹۹۹۹

اس آیت کو پڑھیں "تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔" یہ حکم خداوند پیغمبر نے دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ پڑھیں۔ "اور اس نے اب اُسکے جسمانی بدن میں موت کے وسیلہ سے تمہارا بھی میل کر لیا۔ جو پہلے خارج اور رُنے کاموں کے سبب سے دل سے دشمن تھے تاکہ وہ تم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنانا کر سکے سامنے حاضر کرے۔ بشرطیکہ ایمان کی بنیاد پر قائم اور پختہ رہو اور اس خوشخبری کی امید کو جیسے تم نے سانہ چھوڑ جسکی منادی آسمان کے نیچے کی تمام مخلوقات میں کی گئی اور میں پوس اُسی کا خادم بننا۔" کلیسوں (1:23-21) اس آیت میں اپنے بندہ سے پوس کی معرفت روچ پاک درج ذیل الفاظ قلم بند کروار ہا ہے۔ جب عبید پیغمبر کے دن ہر قوم، نسل اور قبیلے نے انجیل سنی تو روچ پاک نے پوس سے کلیسوں (1:23) لکھوا کر کچھیں سالوں کے اندر اندر ساری دنیا تک انجیل کا پیغام پہنچایا گیا۔ یہ میقیناً ابتدائی کلیسیاء والا جوش و جذبہ کو چکے ہیں۔ ان لوگوں نے پیدا، گھوڑوں پر اور پرانی اور یوسیدہ کشیوں پر بیٹھ کر دنیا کے کوئے کو نہ تک انجیل کا پیغام پہنچایا۔ آج ہم ہوائی جہازوں، چدید بکری جہازوں، روئی یہ اور جوچے چھاپے خانوں سے کتنا کچھ اور کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اعمال کی کتاب کے دوسرے باب میں عبید پیغمبر کے دن تین ہزار لوگوں کا پیغمبر کو جانتے اور شخصی بحثات وہ منہدا مان لینے کا واقعہ درج ہے۔ اور اگر ان تین ہزار لوگوں میں سے ہر شخص آنے والے اگلے 12 میلینوں میں ایک شخص کو پیغمبر سکھ لے آتا تو تعداد 6000 ہو جاتی۔ اگر ہم اعمال کے پہلے باب سے پانچ یہی باب تک میں پائے جانے والی تعداد کا اندازہ کریں۔